نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے تا کہ اہل قبور اُس سے ایذا نہ پائیں) یہ سارٹیفکٹ ہے جو مرزا صاحب اپنی قوم سے لیکے نکلے ہیں شاید کوئی رحم دل عیسائی کہیگا کہ کیوں بیچارہ مرزا کے حق میں ایسا ایسا کہتے ہیں اُسکو یہ جواب دیا جائیگا کہ اگر تم مرزا کی باتوں سے واقف ہوتے تو تم بھی ایسا ہی کہتے یا شاید اس سے زیادہ مجھہ راقم نے بھی پہلے ایسا ہی خیال کیا تھا کہ یہ ملانوں کی سختی ہے پیچھے معلوم ہوا کہ سختی نہیں حق پرستی ہے۔ اگر اسلام کی سلطنت ہندوستان میں ہوتی جیسے پہلے تھی تو مرزا صاحب کو اپنی سزا معلوم ہو جاتی اور اب بھی اگر انکا جی چاہے ذرا انکہ کلج یا کابل یا ترکستان کی سیر کر آئیں یا دمشق کا منار دیکھہ آئیں۔ یہ مسیحی فضل اور سلطنت انگریزی کی برکت ہے کہ وہ چین سے آباد ہیں کیا سمجھتے ہو کہ سلطنت ہائے اسلامیہ کی رعایا میں دانشمند لوگ نہیں رہتے محض جاہل بستے ہیں ہرگز نہیں بلکہ ہندوستانیوں سے زیادہ چالاک آدمی ہیں پھر نئے مذہب وہاں کیوں نہیں نکلتے اس لیئے کہ آزادگی نہیں ہے ذرا سر اٹھائیں شرع کا فتوے اور تلوار موجود ہے۔ افسوس یہ ہے۔ کہ جس سلطنت کی بدولت مرزا صاحب کو چین اور آزادگی حاصل ہے اُسی کے بباطن بدخواہ اور دشمن ہیں فتوے کے (صفحہ ۳۷۹) میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب کو مجنون کہنا چاہیئے کہ انکی باتیں ہذیان و برسام و سرسام کی سی ہیں۔ میری رائے میں مرزا صاحب نہ کافر ہیں نہ مجنون مگر چالاک ہیں جہانتک انکی بابت فکر کیا ایسا معلوم ہوا کہ انہوں نے بہ صلاح بعض ہمرازان ایک کمیٹی بنا رکہی ہے جسکے آپ سرغنہ ہیں اور مسیحیت کا دعوے کرکے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک جم غفیر انکے تابع ہو جائے اور وہ موقعہ پاکے ہندوستان کی امن میں خلل انداز ہوں اور بہتوں کی خانہ خرابیاں کریں کیا نہیں سوچتے ہو کہ فرضی امام مہدی سوڈان میں موجود ہے اب فرضی مسیح ہندوستان میں سے اٹھے اور دونوں مل کے کافروں کو سزا دیں اور امام مہدی کے پیچھے مرزا صاحب مسیح بن کے